[redacted]

گیانا میں مسلمان،

مفتی جنید انور

شمالی اور جنوبی امریکہ کے درمیان بحر اوقیانوس اور بحیرۂ کیریبیئن کے درمیان جو بے شمار جزائر واقع ہیں، انہیں عام اصطلاح میں جزائر غرب الہند (ویسٹ انڈیز) کہا جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کولمبس جب نئی دنیا دریافت کرنے کے سفر کے دوران یہاں پہنچا تھا تو ان جزیروں کو ہندوستان سمجھتا تھا اور چونکہ ان جزائر کا محل وقوع یورپ کے مغرب میں ہے اس لئے انہیں جزائر غرب الہند کہا گیا۔ بعد کے دور میں جب یورپی اقوام نے نوآبادیات پر قبضہ شروع کیا تو ان جزائر پر برطانیہ، فرانس، اسپین اور ہالینڈ قابض ہوئے، جن جزیروں پر برطانوی تسلط قائم ہوا، انہیں ''برطانوی غرب الہند'' کا نام دیا گیا۔ اب ان میں سے اکثر جزائر آزادی حاصل کر چکے ہیں۔ آئندہ چند شماروں میں ان تمام جزائر پر موجود مسلمانوں کے احوال پر روشنی ڈالی جائے گی۔

گیانا: گیانا جنوبی امریکہ کے شمالی ساحل پر واقع ہے، ویسٹ انڈیز میں شامل تمام جزائر میں یہ واحد جزیرہ نما ہے۔ اس کے مشرق میں سرینام، مغرب میں وینزویلا، جنوب میں برازیل اور شمال میں بحر اوقیانوس واقع ہے۔ کل رقبہ 214,970 مربع کلومیٹر ہے، 3 فیصد رقبہ قابلِ کاشت ہے، 6 فیصد رقبہ پر سبزہ زار اور چراگاہیں ہیں، 83 فیصد رقبے پر جنگلات اور لکڑی پائی جاتی ہے، 8 فیصد رقبہ پر آبادی اور متفرق زمین ہے۔

گیانا پر ۱۶۲۰ء سے ۱۷۹۶ء تک ہالینڈ کا قبضہ رہا، اس کے بعد انگریز قابض ہو گئے، جنہوں نے اس ملک کو برطانوی گیانا کا نام دیا۔ ۲۶ مئی ۱۹۶۶ء کو گیانا آزاد ہوا اور اس کا نام ''گیانا'' رکھا گیا۔ جارج ٹاؤن دارالحکومت ہے، اور سرکاری زبان ''انگریزی'' ہے۔ یہاں کی آبادی 7,65,225 ہے، جس میں 50 فیصد ایسٹ انڈین، 43 فیصد افریقی، 4 فیصد امریڈین، 1 فیصد چینی، 1 فیصد پرتگالی اور 1 فیصد یورپی شامل ہیں۔

تعلیمی اعتبار سے 98 فیصد مرد اور 96 فیصد خواتین خواندہ ہیں۔ مذہبی لحاظ سے یہاں 55 فیصد عیسائی، 30 فیصد ہندو، 14 فیصد مسلمان اور 1 فیصد دیگر افراد ہیں۔ مسلمانوں کی تعداد 106,814 ہے جو لگ بھگ کل آبادی کا 14 فیصد بنتا ہے۔

یہاں مسلمان سب سے پہلے غلاموں کی حیثیت سے آئے، ان کی بڑی تعداد مغربی افریقہ کے قبیلے فولانی سے تعلق رکھتی تھی، مغربی نصف کرہ میں غلاموں کی پہلی بغاوت جسے انگریزی میں "Berbice slave

"Rebellion" کہا جاتا ہے، ۱۹۶۳ء میں ولندیزیوں کے خلاف ہوئی، اس بغاوت کا سربراہ ایک افریقی شہزادہ عطا تھا، بغاوت تو دبادی گئی مگر اس کے بعد جبر وتشدد کر کے تمام افریقیوں کو اسلام سے بیگانہ کر دیا گیا۔

اس کے بعد مسلمانوں کی دوسری بڑی جماعت ۱۸۳۸ء اور ۱۹۱۷ء کے درمیان ہندوستان و پاکستان سے گیانا گئی، جنہوں نے وہاں اسلام کی بنیادیں مستحکم کیں۔ یہاں کے رہنے والے اکثر مسلمانوں کا تعلق اتر پردیش، سندھ، پنجاب، کشمیر، شمالی علاقہ جات اور افغانستان سے ہے۔ مسلمان عام طور پر ساحلی علاقے میں رہتے ہیں۔ ان کے خاص پیشوں میں زراعت، خصوصاً گنے کی کاشت، صنعت وتجارت اور سرکاری ملازمت شامل ہیں۔ گیانا کے مسلمانوں نے گیانا کی سیاسی، سماجی اور تعلیمی ترقی میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ مسلمان عمومی طور پر خوشحال ہیں اور ان کے اثرات گہرے ہیں۔

گیانا میں تقریباً 150 کے قریب مساجد ہیں، اور ان سے ملحق اتنے ہی مدارس ہیں، جو ابتدائی تعلیم فراہم کرتے ہیں۔ 50 فیصد مساجد میناروں اور گنبد والی ہیں۔ یہاں کی سب سے قدیم مسجد جامع مسجد کوئینٹر ٹاؤن ہے۔ جو اس صدی کے آغاز میں تعمیر ہوئی جو یہاں کی سب سے بڑی مسجد ہے، اس مسجد میں خواتین کے لئے ایک علیحدہ حصہ ہے۔ دوسری قابل ذکر مسجد سینٹ پیٹرز ہال کی مسجد ہے، جسے ۱۹۶۲ء میں تعمیر کیا گیا تھا۔

یہاں کے 3 بڑے مدرسے ہیں، جن میں سے "المعہد الاسلامی" سب سے قدیم اور بڑا مدرسہ ہے، اسے گیانا اسلامک ٹرسٹ نے قائم کیا ہے۔ دوسرا مدرسہ "دارالعلوم بربیس" ہے، جو ۱۹۹۳ء میں قائم ہوا۔ تیسرا مدرسہ "دارالعلوم ڈائمنڈ" ہے، جو ۱۹۹۹ء میں قائم کیا گیا۔ مؤخر الذکر دونوں مدارس کے قیام میں تبلیغی جماعت کی کوششوں کا کافی عمل دخل ہے۔ دونوں مدارس میں تقریباً 150 کے لگ بھگ طلبہ زیرِ تعلیم ہیں، جن میں مقامی اور دوسرے جزائر سے آنے والے طلبہ دونوں شامل ہیں۔ یہاں تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ اور اصولِ فقہ پر مبنی مواد پڑھایا جاتا ہے۔

یہاں کے بعض طلبہ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ اور کراچی پاکستان کے مدارس میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ گیانا میں قرآن کریم اور اس کا انگریزی ترجمہ بآسانی دستیاب ہے، مگر اسلام سے متعلق دوسری کتب کا حصول دشوار ہے، اشتراکی حکومت ہونے کی بناء پر مسلمانوں کی مشکلات کافی زیادہ ہیں۔ تعدد ازدواج قانوناً منع ہے۔ ملکی قانون کے تحت مسلمانوں کی شادیاں رجسٹر کی جاتی ہیں۔ مسلمانوں کو عیدین اور ۱۲ ربیع الاول کو چھٹی دی جاتی ہے۔ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے بھی چھٹی بآسانی مل جاتی ہے۔

سیاسی طور پر مسلمانوں کا سیاسی منظر نامے پر کوئی خاص کردار نہیں ہے، اس لئے کہ ۱۹۴۷ء کے بعد گیانا میں غیر مساوی سیاسی حقوق کے نفاذ کی وجہ سے سیاسی طور پر مسلمانوں کا زوال شروع ہو گیا۔ بالغان کے حق رائے دہی کے اصول کے تحت جو انتخابات ہوئے ہیں ان میں مسلمان نمائندے کامیاب نہیں ہو سکے کیونکہ ہر حلقۂ انتخاب میں ان کی اقلیت ہے۔ مخلوط انتخابات کی وجہ سے بھی مسلمانوں کو مختلف سیاسی جماعتوں میں شامل ہونا پڑا، جس سے ان کا اتحاد اور طاقت تقسیم ہو گئی۔ اسلامی تشخص اتنا گھٹا کہ ۱۹۵۲ء کے انتخابات میں بعض مسلمانوں نے اعلان کر دیا کہ وہ ہندوستانی

ہیں، مسلمان نہیں۔ ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۴ء کے درمیان مذہبی فسادات بھی ہوئے۔ ۱۹۶۴ء میں گیانا یونائٹڈ مسلم پارٹی نے انتخابات میں حصہ تو لیا مگر شکست کا سامنا کرنا پڑا اور ایک بھی نشست حاصل نہ ہوسکی۔ مسلم جماعتیں تو بہت ہیں مگر حقیقتاً ان میں اتحاد نہیں اور مشترکہ طور پر کام کرنے کے لئے مربوط حکمت عملی بھی نہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام مسلم جماعتیں اپنے اختلافات ختم کر کے ایک جھنڈے تلے اور ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوجائیں اور ایک جامع سیاسی وسماجی پروگرام بنا کر مسلمانوں کی رہنمائی کا فرض انجام دیں۔ دعوت وتبلیغ کے کام کا آغاز ۱۹۶۸ء سے ہوا جب شیخ بادیا اور ان کے احباب تبلیغی جماعت کے ساتھ یہاں آئے۔ مگر ان کو کام کرنے کے سلسلے میں حکومت نے کافی پریشان کیا۔ اگلے مرحلے میں ۱۹۷۱ء میں انگلینڈ کے حضرات کی جماعت نے یہاں کا دورہ کیا اور کام کیا۔ یہاں سے بھائی عظیم خان ۱۹۷۲ء میں ۴ مہینے کے لئے نکلے اور پاکستان اور ہندوستان میں آکر تبلیغ کے کام سے منسلک ہوئے۔ یہی بھائی عظیم خان گیانا کے تبلیغی کام کے پہلے فرد اور روح رواں ثابت ہوئے اور ہیں، ان کی محنت سے لوگوں میں دینی شعور اور تشخص پیدا ہوا اور وہ اپنی اولاد کو دین کی راہ پر لگانے لگے۔ حتی کہ کچھ خاندانوں نے اپنے بچوں کو پڑھنے کے لئے رائے ونڈ، کراچی اور لاہور کے مدارس میں بھیجا، گیانا میں تبلیغی کام کا مرکز جامع مسجد کیٹی (Kitty) ہے، اور بھائی عظیم خان اس کام کے نگران ہیں۔

قادیانی فرقہ بھی یہاں موجود ہے، اور ان کی تقریباً 13 عبادت گاہیں پائی جاتی ہیں قادیانیوں کی پہلی جماعت یہاں ۱۹۰۸ء میں پہنچی، اس وقت عوام میں اسلامی تعلیمات کا اتنا شعور نہ تھا، قادیانیوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر کافی لوگوں کو حلقۂ قادیانیت میں داخل کرلیا تھا۔ مگر اب موجودہ صورت حال میں ان کی ترقی رک گئی ہے اور تعداد میں اضافہ نہیں ہورہا ہے، اس لئے کہ اب گیانا کے عوام میں اسلامی تعلیمات بہت حد تک پھیل گئی ہے اور مسلمان اس غیر مسلم فرقے سے واقف ہوچکے ہیں۔

گیانا میں اہل تشیع حضرات بھی موجود ہیں، جو پہلے دس محرم الحرام کو اپنے جلوس وغیرہ کا اہتمام کرتے تھے مگر کچھ ناخوشگوار واقعات رونما ہونے کے باعث حکومتِ گیانا نے ان جلوسوں پر پابندی لگادی جس کا خیر مقدم سنی حلقوں کی جانب سے بھی کیا گیا۔ اہلِ تشیع حضرات کی تعداد یہاں زیادہ نہیں ہے، مگر اقتصادی طور پر وہ مضبوط ہیں۔

ماضی میں پاکستان کی طرف سے بھی گیانا کے مسلمانوں کی بہبود وترقی کے لئے کافی کوششیں ہوئی ہیں۔ اس سلسلے میں بے نظیر دورِ حکومت میں اچھی کوششیں ہوئیں جب گیانا کے مسلم طلباء کو سرکاری طور پر پاکستان کے دینی وعصری اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دی گئی۔ انٹرنیشنل دعوت اکیڈمی اسلام آباد بھی مختلف مواقع پر گیانا کے مسلم طلباء کے لئے وظائف جاری کرتی ہے اور ان کے مسائل ومشکلات کا سدباب کرنے میں اپنی کوششیں بروئے کار لاتی رہتی ہے۔

گیانا میں صحیح خطوط پر مربوط نظام اور حکمت عملی کے تحت کام کرنے کے نتیجے میں امید کی جاسکتی ہے کہ مستقبل میں یہ علاقہ جنوبی امریکہ میں مسلمانوں کا بڑا اور مضبوط مرکز ثابت ہوگا۔ ☆......☆